رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

جلد ۳ | ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۱۵ء | بروز پنجشنبہ | مطابق ۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۳

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

درس قرآن۔ ۷۔ رمضان المبارک سے مسجد اقصیٰ میں حسب الارشاد حضرت اقدس مولینا سید سرور شاہ صاحب کا درس قرآن شریف سورہ فاتحہ سے شروع ہو گیا ہے۔ اور جب حضرت صاحب ایدہ اللہ کا درس از سر نو جاری ہوگا۔ تب بھی یہ درس انشاء اللہ الگ ہوتا رہیگا۔

دربار خلافت۔ حضرت خلیفۃ المسیح عموماً نماز ظہر و عصر و مغرب کے بعد دیر تک مسجد ہی میں تشریف رکھتے اور اپنے کلمات طیبات سے مستفیض فرماتے ہیں۔ انہی موقعوں پر اکثر قومی و دینی ضروریات کے متعلق مشورہ و غور بھی ہوتا ہے۔ اور بعض پیش آمدہ معاملات کے ضمن میں حضور بڑے بڑے قیمتی نکات و معارف بیان فرماتے ہیں کل ۲۱ جولائی کی شام کو چودہری فتح محمد صاحب کی خدمات کا ذکر تھا فرمایا یہ وہی چودہری فتح محمد ہیں جنہیں خواجہ صاحب ہمیشہ ناکارہ بتلاتے رہے پھر فرمایا کہ یہ تو کاروبار ہی خدا کا ہے وہ جس سے چاہے اپنا کام

فتاوی احمدیہ

غیر احمدی لڑکے سے نکاح۔ ایک دوست نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ میری لڑکی بالغہ ہے اور ہماری خاندان میں کوئی احمدی لڑکا نہیں ہاں ایک شخص بہت نیک بخت ہے۔ اُمید ہے کہ وہ احمدی بن جائے مگر اس وقت احمدی نہیں اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

جواب۔ احمدی ہونے کے بغیر شادی نہیں ہو سکتی۔

اعلیٰ یا ادنیٰ کو قربان کرنا۔ ایک شخص نے حضرت امام اولوالعزم کی خدمت میں لکھا کہ میری شادی غیر احمدیوں کے ہاں ہوئی تھی۔ اب میر اخسر انکے مجبور کرنے پر مجھ کو یہ کہتا ہے کہ احمدیت سے توبہ کرو ورنہ لڑکی کو طلاق دیدو اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

جواب۔ جو چیز زیادہ قیمتی ہو اس کو لے لیں اور دوسری کو چھوڑ دیں۔ اگر دین قیمتی ہو تو اس کو لے لیں۔ اور اگر بیوی قیمتی ہو تو وہ لے لیں آپ پر ہی فیصلہ ہے۔

اخبار احمدیہ

نانوتہ سے مولوی ابو الہاشم صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں ایک پیر ہیں جن کو ہمارے سلسلہ سے بہت نفرت ہے۔ اتفاق سے میرے اک بھائی ان سے ملے اور کچھ گفتگو ہوئی چونکہ یہ سلسلہ کے حالات سے اچھی طرح واقف نہ تھے انکی باتوں سے کچھ متاثر سے ہو گئے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ میں ان کے شکوک رفع کر دوں۔ سو میں پیر صاحب کی خدمت میں گیا اور ان سے گفتگو کی۔ لیکن پیر صاحب نے گھبرا کر کہا کہ آپ معاف رکھیں اور کلکتہ وغیرہ کے علماء سے ملیں آخر میرے بھائی پر حقیقت کھل گئی۔ اور ان سے متنفر ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

لودھیانہ سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل کا خط آیا لکھتے ہیں کہ (انگریزی ترجمہ والے قرآن مجید کے متن کا) پہلا پارہ انشاء اللہ رمضان المبارک

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

جنازہ غائب

مجتبیٰ الخویم ٹی۔ ایل۔ صاحب کانڈل (سیلون) سے دربارِ خلافت میں لکھتے ہیں "بدھوں اور مسلمانوں کے گزشتہ فساد میں میرے دوست اکبر صاحب محمد غوث جو میرے قدیم احمدی بھائی تھے بدھ شورش پسندوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ مرحوم ایک عارف انسان تھے۔ اور میں نے ان سے روحانی فیوض حاصل کئے تھے جب حضور مولوی غلام محمد صاحب کو ماریشش میں خط لکھیں تو اُن کو اس دردانگیز حادثہ کی بھی اطلاع فرماویں" +

فیروز الدین خان صاحب جو مالیر کوٹلہ کے ایک مخلص احمدی تھے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ غائب پڑھا جائے +

پاک پٹن سے نیاز محمد صاحب لکھتے ہیں کہ میاں محمد یار صاحب احمدی زرگر سات روز سے بعارضہ نمونیا سخت بیمار ہیں اور احباب سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں +

رتّل (ضلع گجرات) سے پیر برکت علی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ حافظ روشن علی صاحب بخیریت یہاں پہنچ گئے ہیں اور قرآن کریم کا درس شروع کر دیا ہے رات کو تراویح میں بھی سناتے ہیں +

داتہ (ہزارہ) سے مولوی عبدالقدوس صاحب جو کچھ عرصہ سے بیمار ہیں لکھتے ہیں۔ مجھے روزانہ بخار آتا ہے کھانسی بھی بدستور ہے۔ احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں +

لاہور سے مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں کہ حضور امام اولوالعزم خلیفہ برحق کا لکچر نہایت مبارک اور موثر ثابت ہوا۔ سارے شہر میں عوام اور خواص کے درمیان اس کا تذکرہ نہایت ہی تعریف و تحسین سے ہو رہا ہے بعض طبائع تو حضرت امام اولوالعزم کی تقریر کی پھر خواہشمند اور مشتاق ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ +

تلا کمبوہ (منٹگمری) سے میاں فضل الرحمن صاحب طالبعلم ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں کہ ایک غیر مبائع ڈاکٹر صاحب سے میری گفتگو ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ حضرت خلیفہ اول نے خواجہ صاحب کو ولایت میں لکھا تھا۔ میاں صاحب (نعوذ باللہ) مفسد ہیں اور یہ مجھے کچھ نہیں کرنے دیتے۔ تو میں نے کہا (نعوذ باللہ) پھر مولوی صاحب منافق ہوئے۔ اِدھر تو مصلح موعود لکھ دیا۔ اور اُدھر مفسد۔ اس پر وہ چپ ہو گیا۔ انسان ضد و تعصب میں اندھا ہو کر خدا کے پاک لوگوں کو بھی عیب لگانے شروع کر دیتا ہے +

خبریں

جنگ

مغربی میدان حرب میں پھر زور شور سے لڑائی شروع ہو گئی ہے چنانچہ پیرس کی سرکاری خبر (۱۹ جولائی) سے پایا جاتا ہے کہ سوشیز کے گرد و نواح میں طرفین سے شدید گولہ باری ہوتی رہی۔ اس کے علاوہ میوز کی سطوح مرتفع پر پیدل افواج کے بھی کئی مقابلے ہو چکے ہیں۔ دشمن نے خندقوں کا جو حصہ قابو کر لیا تھا وہ اگلے دن پھر ہمارے قبضہ میں آ گیا۔ جرمنوں نے مشتعل سیال پھینک پھینک کر ہر چند ہلا کیا مگر پسپا کر دیئے گئے۔ ہماری سپاہ نے دشمن کو عظیم نقصان پہنچایا۔ اور اس کے ۲۰۲ قیدی بھی گرفتار کئے +

فیلڈ مارشل سر جان فرنچ معرکہ کارزار سے (۱۸ تاریخ کو) خبر دیتے ہیں کہ عالم حالت میں کچھ تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ گو ۹۔ جولائی سے کوئی خاص قابل ذکر مقابلے نہیں ہوئے تاہم خط محاذ پر خونریزی برابر زور کے ساتھ جاری ہے۔ دو تو طرف کئی سرنگیں اڑیں اور بعض حصص محاذ پر خوب گولہ باری ہوئی۔ تین توموں پر دشمن نے ہماری خندقوں پر قدم جما لئے تھے مگر ہم نے اسے فی الفور مار ہٹایا۔ ان میں سے ایک میں غنیم نے بھاری بھاری سیل گولے بھی برسائے +

پیرس کی تار خبر (۱۹ بجے) ہے کہ کل کی لڑائی میں فرنچ جمیعت کو متعدد چھوٹی موٹی فتوحات بمقام سوشیز و علاقہ قدگوں حاصل ہوئیں۔ اور جرمنوں کے شدید حملے دفع کئے گئے۔ سوشیز میں غنیم نے رات کے وقت (۱۲۰۰) گز کے محاذ پر دھاوا بول دیا تھا۔ لیکن آخر پسپا کیا گیا +

اعلان جنگ کی برسی یا سالگرہ۔ قلمروے برطانیہ اور اس کے مقبوضات میں بڑے جوش سے یہ تحریک ہو رہی ہے کہ ۸۔ اگست کو جو اعلان جنگ کی تاریخ ہے تمام برطانی علاقوں میں سالگرہ جنگ کے جلسے ہوں اور ان میں اس مضمون کا ریزولیوشن پاس کیا جائے کہ یہ جنگ آزادی و عدل کی خاطر ہے اور جب تک کہ کامیابی حاصل نہ ہو دول متحدہ اپنے اس مشترک اور مقدس مقصد کے لئے برابر لڑتی رہیں گی +

اطالین سپاہ نے ایک سخت خونریز جنگ میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ غنیم کی ۷ کلدار توپیں ڈیڑھ ہزار بندوقیں۔ بہت سا گولہ بارود اور ہزار قیدی بھی ان کے ہاتھ آئے +

مختلف

الور کی ریاست میں بلا کسی وجہ کے حکماً اُردو خط خارج کر دیا گیا ہے۔ ساری عدالتوں اور آفس والے پریشان ہیں۔ کام نہیں چلتا دیر ہوتی ہے مگر یہاں ضد ہے کہ کچھ بھی ہو اُردو کا نام نہ لیا جائے اُردو کے سارے مدارس بند کر دیئے گئے۔ مگر گاؤں والے اپنے گھروں پر فارسی اپنے بچوں کو پڑھواتے ہیں۔ کیونکہ مدرسہ میں اُردو فارسی کی کتاب لانے کا حکم نہیں ہے۔ اس حکم کا پہلا اثر یہ ہوا کہ سارے مسلمان اہلکار اور مدرس خوشی سے نمکخوار ریاست تھے نکال دیئے گئے۔ یہی حال بیکانیر اور دوسری ریاستوں کا ہوا۔ اسوقت بجز ریاست جے پور کے کل راجپوتانہ کی ریاستوں نے اُردو خط کو بائیکاٹ کر دیا ہے حالانکہ اسوقت تک اُن ریاستوں میں اُردو۔ فارسی کے بڑے بڑے قابل موجود ہیں +

ایک مسلمان عورت کا خاوند عرصہ سے اُس کی خبر نہ لیتا تھا اور نہ اُسے نان و نفقہ دیتا تھا۔ اُس عورت کو دو شخصوں نے اغوا کر لیا۔ اب اس کے خاوند نے اُن کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا جنہیں مجسٹریٹ میانوالی نے اس جُرم میں سزا دیدی کہ انھوں نے ایک عورت کو اغوا کیا ہے۔ ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل ہوئی وہاں بھی سزا بحال رہی آخر اس مقدمہ کی پیروی چیف کورٹ میں گئی۔ جہاں سر الفرڈ کننگہم جج نے دونوں ملزموں کو رہا کر دیا۔ اور اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ "ایک ایسا خاوند جو برسوں سے اپنی بیوی کو نان و نفقہ نہیں دیتا اور اسکی خبرگیری سے بے پرواہ رہتا ہے اگر اسکی بیوی کسی شخص کے ساتھ بھاگ جاوے تو اسکی شکایت بیجا ہے اور قابل سماعت نہیں ہے امید ہے کہ یہ فیصلہ ان لوگوں کی آنکھیں کھول دے گا جو اپنی بیوی اور بال بچوں کی طرف سے لاپروا رہتے ہیں +

تصحیح وصیت

الفضل میں بندہ کی والدہ کی وصیت نمبر ۹۶۱ غلط چھپ گئی ہے اصل وصیت کا مطلب یہ ہے کہ موجودہ زیور کل کا کل وقف ہو گا جس میں سے ۲۵ عشر کا زیور اسی وقت دے دیا گیا ہے اور باقی ۱۵ عشر کا زیور اگر اپنی زندگی میں نہ دے سکی تو میرے ورثاء دے دیویں۔ اس کے علاوہ میری جو جائداد ثابت ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ۔ اور گاؤں کا نام بابل پور لکھا ہے یہ غلط ہے۔ ماہل پور ہے +

نظام الدین احمدیہ بلڈنگس لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح

کا وعظ مستورات میں

بمقام لاہور ۸ - جولائی ۱۹۱۵ء

(الفضل کے خاص رپورٹر نے قلمبند کیا)

انسانی تقسیم

خدا تعالیٰ نے انسان دو قسموں میں پیدا کیا ہے - ایک مرد دوسرے عورتیں - تمام دنیا کے انسان انہی دو قسموں میں منقسم ہیں اس لئے جس قدر شریعتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہیں انکے مخاطب صرف مرد ہی نہیں ہوئے - بلکہ عورتیں بھی تھیں - لیکن جب دنیا میں جہالت اور گمراہی پھیل جاتی ہے تو بہت سے لوگ شریعت کے جوئے کو اپنی گردن سے اتارنا چاہتے ہیں اور جس طرح وحشی بیل اور منہ زور گھوڑے جوئے کے نیچے سے گردن نکال کر بھاگنا چاہتے ہیں - اسی طرح جب جہالت بڑھتی ہے تو انسان قسم قسم کے بہانوں سے اپنے آپ کو شریعت کے احکام سے آزاد کرانا چاہتے ہیں - اس زمانہ میں جب کہ اسلام کے لئے مصیبت کا زمانہ ہے - مسلمانوں نے قرآن شریف کو بھلا دیا ہے - اور اس بات کو بھول گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کیا حکم دیا تھا - اور جہاں عام طور پر مردوں نے شریعت سے اپنے آپکو آزاد کرنا شروع کر دیا ہے - وہاں تمام کی تمام عورتوں نے سوائے شاذ و نادر کے شریعت کی پابندی کو اتار دیا ہے - جسکی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے شریعت کو سمجھا ہی نہیں اسلئے ٹھوکر کھا کر کہیں کی کہیں چلی گئی ہیں - حالانکہ خدا تعالیٰ کا کلام جس طرح مردوں کے لئے آیا تھا اسی طرح عورتوں کے لئے تھا ٭

مرد و عورت کے حقوق

کوئی نادان نادانی سے کہدے کہ اصل حقوق مردوں کے ہی ہیں یا سب حقوق عورتوں کے لئے ہی ہیں تو یہ اور بات ہے - جو تنگ خیالی اور کوتہ نظری کا پتہ دیتی ہے - لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک مرد اور عورت دونوں برابر ہیں اس نے دونوں کو پیدا کیا ہے اگر کوئی مرد اسکے کسی حکم کو توڑتا اور عورت فرمانبرداری کرتی ہے تو وہ عورت اللہ کے نزدیک اس مرد سے بدرجہا اچھی ہے - اسی طرح اگر کوئی عورت خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرتی ہے اور مرد فرمانبرداری کرتا ہے تو وہ مرد خدا کے نزدیک اس عورت سے بدرجہا اچھا ہے - خدا تعالیٰ چونکہ دونوں کا خالق ہے اسلئے اس کا نہ صرف مردوں سے رشتہ ہے اور نہ صرف عورتوں سے اسکے نزدیک دونوں برابر ہیں پس اس نے جو کلام بھیجا ہے وہ صرف مردوں کے لئے ہی نہیں بلکہ عورتوں کیلئے بھی بھیجا ہے مگر مسلمانوں میں تعلیم کی کمی اور شریعت کی ناواقفی سے ایسی جہالت اور بددینی پھیل گئی ہے کہ اسلام سے بہت دور چلے گئے ہیں اور خاص کر عورتوں میں جہالت اور بددینی بہت زیادہ پائی جاتی ہے - بہت سی ایسی عورتیں ہمارے پاس بیعت کرنے کیلئے آتی ہیں جو کلمہ شہادت بھی نہیں پڑھ سکتیں - اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ کتنا چھوٹا سا جملہ ہے - اور خدا تعالیٰ کا کتنا فضل ہے کہ اس نے اسی جملہ میں ساری شریعت کا خلاصہ رکھ دیا ہے لیکن عورتیں بہت سے فضول شعر تو یاد کر لیتی ہیں - قصے اور کہانیاں جانتی ہیں مگر بہت ایسی دیکھی گئی ہیں کہ جب انہیں کلمہ شہادت پڑھوایا گیا تو نہیں پڑھ سکتیں پس عورتوں میں جہالت کمال کو پہنچ گئی ہے - لیکن یہ خوب یاد رکھو کہ خدا کی طرف سے جو حکم آتے ہیں وہ مرد و عورت دونوں کے لئے ایک سے آتے ہیں اور جیسا ان پر عمل کرنا مردوں کے لئے ضروری ہوتا ہے ویسا ہی عورتوں کیلئے بھی ضروری ہے ٭

عورتوں کی اسلامی خدمات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر نظر کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ جس طرح مردوں سے ہم تک دین پہنچا ہے اسی طرح عورتوں سے بھی پہنچا ہے - اگر ہم حدیثوں میں یہ پڑھتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے یا حضرت عمرؓ نے یا حضرت عثمانؓ نے یا حضرت علیؓ اور ابوہریرہ وغیرہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فلاں بات سنکر بیان کی ہے تو ساتھ ہی یہ بھی پڑھتے ہیں کہ حضرت عائشہ سے حضرت حفصہ سے حضرت ام سلمہ سے سنا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں بات یوں فرمائی تو روایات کا سلسلہ جسطرح مردوں سے چلتا ہے اسی طرح عورتوں سے بھی چلتا ہے - اور اگر آدھا دین مردوں سے ہم تک پہنچا ہے تو آدھا عورتوں نے پہنچایا ہے - آج وہ لوگ جو بڑے بڑے عالم مشہور ہیں - اگر مرد صحابہ کے شاگرد ہیں تو عورتوں کے بھی ہیں اور علم شریعت کا وہ حصہ جو مردوں سے تعلق رکھتا ہے انہوں نے مردوں سے سیکھا ہے تو وہ حصہ جو عورتوں کے متعلق ہے عورتوں سے پڑھا ہے - اگر مرد اور عورت دونوں اس معاملہ میں کچھ شامل ہوتے تو دین نامکمل رہ جاتا - اسلام کے ابتدائی ایام کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے جس طرح مردوں نے اسلام پھیلایا ہے اسی طرح عورتوں نے بھی اس کام میں حصہ لیا ہے اور جسطرح مردوں نے اسلام سیکھا ہے اسی طرح عورتوں نے بھی سیکھا ہے پھر مسلمانوں میں بڑی مشہور اور عالم عورتیں گذری ہیں - ایک عورت رابعہ بصری نام گذری ہیں - جب بھی وہ کوئی کلام کرتیں قرآن شریف کی آیت سے ہی کرتیں - اور اگر جواب دیتیں تو بھی قرآن شریف سے ہی دیتیں - انہیں خدا کی طرف سے الہام کشف اور رویاء ہوتے تھے - اسی طرح کی اور بہت سی عورتیں ہوئی ہیں - جنھوں نے خدا کا قرب حاصل کیا خدا سے باتیں کیں لیکن اس زمانہ میں کسی عورت سے اُن باتوں کے متعلق پوچھو تو وہ یہی جواب دیگی کہ میں جاہل ہوں ان باتوں کے متعلق کیا جانوں گویا جاہل اور عورت ہونا انہوں نے ایک ہی سمجھا ہوا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی میرا دین سیکھنا چاہتا ہے تو آدھا عایشہ سے سیکھے - اُس زمانہ کی عورتیں کوئی نئی قسم کی نہ تھی - ایسی ہی تھیں جیسی کہ اب ہیں آج بھی عورتیں ویسی ہی بن سکتی ہیں - اور انہی ایسے کام کر سکتی ہیں لیکن نقص یہ ہے کہ کچھ کرتی نہیں اگر کرنے کے لئے تیار ہو جائیں تو خدا تعالیٰ انکی مدد کر کے ان کے لئے رستہ کھول دیگا - قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے کہ جو کوئی تقوےٰ کرے - اللہ آپ اس کیلئے رستہ کھول دیتا ہے - جب عورتیں ایسا کرینگی تو کیوں انکی ترقی کا رستہ نہ کھل جائے گا - اور کیوں اپنے لئے اور نیز دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ثابت نہ ہونے لگیں گی ٭

احمدی عورتوں کو نصیحت

ہماری جماعت کی عورتوں کو یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیے - کہ ہم کیا کر سکتی ہیں ہم کچھ کوشش کریں کیونکہ عورتیں اسی طرح خدا تعالیٰ سے کلام کر سکتی ہیں جس طرح مرد کرتے ہیں - عورتیں اسی طرح [illegible] کی راہ نمائی کر سکتی ہیں جس طرح مرد کرتے ہیں - اور عورتیں [illegible] طرح دنیا کی بدیاں دور کر سکتی ہیں جس طرح مرد کرتے ہیں

ہیں اور مردوں میں دین کے معاملہ میں کوئی بھی فرق نہیں۔ عورتیں بھی مردوں کی طرح ہی دین کی خدمت کرسکتی ہیں پس تم یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت میں ایک ایسی ہی قوتیں رکھی ہیں۔ اگر مرد کمال حاصل کر کے خدا تک پہنچ سکتے ہیں تو عورتیں بھی پہنچ سکتی ہیں مرد تبلیغ کر سکتے ہیں تو عورتیں بھی کر سکتی ہیں۔ مرد دنیا کی راہنمائی اور ہدایت کا موجب ہو سکتے ہیں تو عورتیں بھی ہو سکتی ہیں۔ ہاں فرق ہے تو صرف اتنا کہ مرد اپنے حلقے کے اندر تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اور عورتیں اپنے حلقے کے اندر باقی اس قسم کا کوئی فرق نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے روحانی سلسلہ کو صرف مردوں کے لئے کھول رکھا ہو۔ اور عورتیں اس سے محروم ہوں ٭

لاہور کی احمدی مستورات سے خطاب

لاہور ایک مرکز ہے۔ یہاں سے عورتوں کے متعلق کئی رسالے اور اخبار نکلتے ہیں جلسے ہوتے ہیں یہاں ہماری جماعت کی عورتوں کو بہت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور تبلیغ میں بہت کوشش کرنی چاہیئے۔ دیکھو ایک ایسے آدمی کی نسبت جس کی ساری کوشش اور سعی صرف اسی لئے ہو کہ دنیا مل جائے۔ وہ آدمی کس قدر خوش قسمت اور بانصیب ہے جسکو اپنی کوشش اور سعی سے یہ امید ہو کہ اس طرح میرا خدا مجھ سے خوش ہو جائے گا۔ اور جب خدا خوش ہو جائے گی۔ تو دنیا خود بخود ہی مل جائے گی۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہاں کی عورتیں دن رات اسی فکر میں لگی نظر آتی ہیں کہ دنیاوی ترقی حاصل کریں اس کے متعلق جلسے کرتی ہیں مضمون لکھتی ہیں۔ اخبار اور رسالے نکالتی ہیں۔ لیکن چونکہ شریعت اسلام سے ناواقف ہیں اس لئے اپنے مضامین میں ایسی ایسی باتیں لکھ جاتی ہیں جو دین کو کمزور کرتی اور اعتراض پیدا کرتی ہیں۔ اس کے مقابلے میں اگر ہماری جماعت کی عورتیں جنہیں خدا تعالیٰ نے دین سیکھنے کا بہت عمدہ موقع دیا ہے۔ خود دین سیکھیں۔ اور اوروں کو سکھائیں تو بہت جلدی اسلام اور اپنی جماعت کے لئے ترقی کا باعث ہو سکتی ہیں۔ عیسائیوں میں عورتیں تبلیغ کے لئے جاتی ہیں۔ اور ایسی ایسی جگہوں پر جاتی ہیں جہاں مرد بھی نہیں جا سکتے۔ اور جب ایک ماری جاتی ہے تو دوسری اس کی جگہ جانے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اور جب دوسری ماری جاتی ہے تو تیسری اور چوتھی چلی جاتی ہے۔ اس طرح وہ ہزاروں اور لاکھوں آدمیوں کو عیسائی کر لیتی ہیں۔ جب عیسائی عورتیں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ جب احمدی عورتیں خدا تعالیٰ کے لئے کام کرنے کے لئے کھڑی ہونگی۔ خواہ ابتدا میں انہیں تکلیفیں اور مصیبتیں ہی کیوں نہ اٹھانی پڑیں۔ تو وہ کامیاب نہ ہوں۔ ضرور ہونگی۔ لیکن سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اول تم خود دین کی تعلیم حاصل کرو۔ کیونکہ جو خود کچھ نہیں جانتی۔ وہ اوروں کو کیا سکھا سکیگی یہ مت خیال کرو کہ اب ہم کچھ نہیں سیکھ سکتیں۔ قادیان میں بیسیوں ایسی عورتیں ہیں۔ جو قرآن شریف کا ترجمہ پڑھ چکی ہیں۔ اور بعض تو ایسی ہیں۔ جنھوں نے بچے پیدا ہونے کے بعد قرآن کا ترجمہ پڑھا ہے۔ پس اگر کوئی ہمت کرے تو ضرور پڑھ سکتی ہے جو کوئی اردو جانتی ہے۔ وہ قرآن کا ترجمہ دیکھ کر پڑھ لیا کرے اور اسی طرح ترجمہ شدہ حدیثوں کو پڑھے۔ اور جو اردو نہیں جانتی۔ جس طرح مرد اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور ایک درس دیتا ہے اسی طرح عورتیں کیوں نہ اکٹھی ہوں۔ اور جو پڑھی ہوئی ہو وہ سب کو سنا دیا کرے۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جہاں مردوں کو درس دیتے ہیں وہاں عورتوں کو کیوں نہ دیں۔ اگر ہر روز نہیں تو ہفتہ میں ایک دفعہ یا مہینہ میں ایک دفعہ قرآن پڑھا دیا کریں تم انہیں درس دینے کے لئے مجبور کر سکتی ہو اسطرح وہ عورتیں بھی جو پڑھی ہوئی نہیں پڑھ سکتی ہیں ٭

دین آسان ہے

دین کوئی مشکل نہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر۔ ہمنے قرآن کو عمل کرنے والوں کیلئے آسان بنایا ہے پس کوئی ہے۔ جو قرآن سے نصیحت حاصل کرنے والا ہو خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ انسان کا اپنا قصور ہے کہ دین نہیں سیکھتا ورنہ دین کی کوئی بات مشکل نہیں۔ بہت عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو حساب جغرافیہ انگریزی وغیرہ علوم تو اچھی طرح پڑھی ہوئی ہیں لیکن دین سے بالکل ناواقف ہوتی ہیں حالانکہ ان علوم کے مقابلہ میں دین بہت آسان ہے۔ اور قرآن شریف میں وہی باتیں ہیں جو فطرت کے مطابق ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف کے بھیجنے والا خوب جانتا ہے کہ انسان کیا کیا کر سکتا ہے اور کیا کیا کرنا اس کی طاقت میں نہیں پس دین میں کوئی ایسی بات نہیں جو عقل کے خلاف ہو یا مردوں عورتوں بوڑھوں۔ بچوں۔ جوانوں عمر رسیدوں غرضیکہ کسی قسم کے مردوں اور عورتوں کے لئے ناقابل عمل ہو ٭

پس تم کوئی ایسی تجویز کرو کہ اول تو ہفتہ میں اور اگر یہ نہیں تو مہینہ میں ایک دفعہ عورتیں ایک جگہ جمع ہوا کریں۔ مولوی غلام رسول صاحب قرآن شریف کا ترجمہ پڑھا دیا کریں۔ اور حدیث سے بھی موٹے موٹے مسائل پڑھا دیا کریں۔ اور پھر تم گھروں میں جاکر ان باتوں کو یاد کر لیا کرو تمہارے لئے دین سیکھنے کی یہ آسان ترکیب ہے خوب یاد رکھو کہ جتنی کوئی دین کی خدمت کرتا ہے اتنی ہی اس کی عزت بڑھتی ہے دیکھو حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ وغیرہ کی ساری اسلامی دنیا عزت کرتی ہو اس لئے بھی کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں تھیں لیکن اس لئے بھی کہ انہوں نے دین کی وہ وہ باتیں بتائی ہیں جو مرد نہیں بتا سکتے تھے پس جب تک دنیا قائم ہے اور انسان چلتا پھرتا ہے ان کا نام زندہ رہیگا۔ اور ہر مسلمان ان کا نام لیتے وقت رضی اللہ عنہا کی دعا دیگا۔ حدیث کے پڑھنے والا انکے لئے دعا کریگا کہ اے خدا ان کا درجہ بلند کیجیئے کیونکہ انکے ذریعہ مجھے یہ دین نصیب ہوا ہے تو دین کا سکھانا بڑا مبارک کام ہے اور مرنیکے بعد ایسا صدقہ جاریہ ہے جیسا اور کوئی نہیں ہو سکتا دین سکھانے والے کو مرنے کے بعد لوگ دعاؤں سے یاد کرتے ہیں کہ اے خدا اس کے ذریعہ ہمیں یہ نعمت نصیب ہوئی ہے اسے اس کا بڑا اجر دیجیو اور خدا تعالےٰ اسے ضرور ثواب دیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی کو نیک کام سکھاتا ہے اُسے بھی اس کا ثواب پہنچتا ہے مثلاً ایک آدمی کسی کو نماز پڑھنی سکھاتا ہے تو نماز سیکھنے والا جب نماز پڑھیگا تو اس کا ثواب اُسے بھی ہوگا اور سکھانے والے کو بھی ہوگا۔

میں دیکھتا ہوں کہ عورتیں عورتوں میں بڑی عمدگی سے تبلیغ کر سکتی ہیں۔ مردوں میں تو ہم مرد کرتے ہیں لیکن عورتوں تک ہم نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے احمدی عورتوں کا فرض ہے کہ وہ عورتوں میں تبلیغ کریں۔ انہیں دین سکھائیں۔ اور وعظ کریں۔ جلسے کر کے انہیں عورتوں کو بلائیں۔ اور تقریریں کریں۔ رسالوں اور اخباروں میں عورتوں کے لئے مضمون لکھیں۔ میری اس وقت یہ غرض ہے کہ چونکہ میں لاہور آیا ہوں۔ اس لئے تمہیں بھی کچھ سنا جاؤں۔ قادیان میں بہت سی ایسی عورتیں ہیں۔ جو قرآن اور حدیثوں کا ترجمہ جانتی اور پڑھاتی ہوں . . . .

. . . .

عربی پڑھتی ہیں۔ وہ ادھر اُدھر کی ہی گئی ہوئی ہیں۔ وہاں کی اصلی رہنے والی نہیں ہیں۔ اسی طرح تمام عورتوں کو چاہیئے کہ قرآن اور حدیث سے واقف ہونیکے لئے کوشش کریں۔ خاصکر لاہور کی عورتوں کو اس میں زیادہ کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ یہاں تمہارے سامنے ایسی مثالیں ہیں جو دنیا کے لئے تو کوشش کر رہی ہیں لیکن انھیں دین کا کوئی فکر نہیں۔ دین کا میدان خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے رکھا ہے وہ اپنے خود ساختہ حقوق کے لئے پردہ کے دُور کرنے کے لئے انگریزی تعلیم کے حاصل کرنیکے لئے اور اسی طرح کی باتوں کے لئے کوشش کر رہی ہیں اور دُنیاوی باتوں میں پڑی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں یہ موقعہ دیا ہے کہ تم خود دین سیکھو اور اوروں کو سکھاؤ۔ اور اپنی نسلوں کو دیندار بناؤ۔ جو باتیں دیندار ماں اپنے بچوں کو سکھا سکتی ہے۔ وہ باپ نہیں سکھا سکتا۔ خواہ وہ کتنا ہی دیندار کیوں نہ ہو۔ کیونکہ وہ تو اکثر باہر رہتا ہے۔ اس لئے اولاد کی تربیت پر اس کا اتنا اثر نہیں ہوتا۔ جتنا ماں کا ہوتا ہے۔ پس ایک تجویز تو یہ ہے کہ تم مولوی غلام رسول صاحب سے پڑھنے کے لئے وقت مقرر کرو اگر ہفتہ میں یا مہینہ میں ایک دفعہ قرآن اور حدیث پڑھا کرو اور دوبارہ سبق کی باری آنے تک اسے دُہرایا کرو۔ (۲) یہ طریق اختیار کرو۔ کہ ساتھ کی عورتوں کو نصیحت اور وعظ کیا کرو۔ اور اپنے محلہ کی عورتوں کو نماز روزہ کی تعلیم دو۔ جب تم ان کو تعلیم دوگی تو وہ کہینگی کہ ہم جاہل ہیں کچھ نہیں سمجھ سکتیں۔ لیکن تم یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ نے اپنا دین صرف پڑھے لکھے ہوئے لوگوں کے لئے ہی نہیں بھیجا بلکہ ہر ایک کیلئے بھیجا ہے کیونکہ جاہل اور ان پڑھ سب اسی کی مخلوق ہیں خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا۔ اور اسلام کا ایسا معجزہ دکھایا ہے کہ وہ انسان جس پر یہ دین نازل ہوا۔ اور جس سے بڑھ کر خدا کے حضور کوئی مقرب نہیں ہو سکتا۔ وہ بھی ان پڑھ تھا۔ اور ایک لفظ نہ لکھ سکتا تھا۔ نہ پڑھ سکتا تھا۔ پھر یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اسلام ان پڑھوں کے لئے نہیں ہے صحابہ کرام میں سے کثرت سے ایسے تھے۔ جو لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے۔ مگر انکی معرفت دین کو بہت بڑی ترقی ہوئی۔ اور وہ خدا اور رسول کے احکام کی پوری پوری فرمانبرداری کرتے۔ اور دوسروں کو سکھاتے تھے بہت عورتیں یہ عذر کرتی ہیں کہ ہم پڑھی ہوئی نہیں۔ مگر یاد رکھیں کہ جب وہ خدا تعالیٰ کے حضور حاضر کی جائینگی۔ تو ان سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تم پڑھی ہوئی ہو یا نہیں بلکہ یہ پوچھا جائیگا کہ اسلام کی باتیں تمہاری عقل میں آتی تھیں یا نہیں۔ اور ایسی کونسی بات ہے جو سمجھ میں نہیں آسکتی کیا نماز کا پڑھنا سمجھ میں نہیں آتا۔ خواہ کتنا ہی کسی کا حافظہ خراب ہو۔ وہ نماز کو یاد کر سکتی ہے کیونکہ بہت مختصر عبارت ہے۔ پھر کیا روزہ۔ زکوٰۃ اور حج کے سمجھنے میں یا خدا کو ایک جاننے میں یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی سمجھنے میں یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسیح موعود اور نبی اللہ ماننے میں کوئی مشکل ہو کچھ نہیں۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں جو ہر ایک انسان آسانی سے سمجھ اور سیکھ سکتا ہے۔ پس کوئی عورت یہ نہ خیال کرے کہ میں پڑھی ہوئی نہیں۔ اگر نہیں پڑھی ہوئی۔ تو بھی دین سیکھے اور اوروں کو سکھائے۔ پڑھے ہوئے۔ اور ان پڑھ۔ سب کا فرض ہے کہ دین سیکھیں۔ اور عمل کریں۔ خدا تعالیٰ نے عقل اسی لئے دی ہے کہ اس سے لوگ سمجھیں اور سوچیں اور دوسروں کو سکھائیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ

دیکھو اب ہمارے سلسلہ کے مسائل ہیں۔ سب سے بڑی بات تو وفات مسیح کا جھگڑا ہے جس عورت سے بات چیت ہو۔ اسے کہو کہ قرآن شریف کی ان آیات کا صرف ترجمہ ہی سن لے۔ خواہ مخالف مولوی سے ہی سُنے۔ وہ آیات یہ ہیں۔ اذ قال اللہ یٰعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ و مطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیٰمۃ۔ اور جب کہا اللہ نے۔ کہ اے عیسیٰ میں تجھے مارونگا۔ اور اپنی طرف اٹھاؤنگا۔ اور تجھ کو پاک کروں گا اُن لوگوں سے جو کافر ہوئے اور جو تیرے متبع ہونگے ان کو ان لوگوں پر جو کافر ہوئے غالب کرونگا قیامت کے دن تک ✦

یہاں خدا تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت مارونگا پہلے فرمایا ہے اور اٹھاؤنگا۔ بعد میں اگر اُٹھاؤں گا کے یہ معنے ہیں کہ آسمان پر زندہ اُٹھاؤں گا۔ تو یہ آیت ہی غلط ہو جاتی ہے۔ اور (نعوذ باللہ) خدا تعالیٰ پر یہ الزام آتا ہے۔ کہ اسے عربی بھی نہیں آتی۔ کیونکہ جب حضرت عیسیٰ کو اس نے زندہ آسمان پر اُٹھا لینا تھا۔ تو پھر پہلے یہ کیوں فرمایا۔ کہ مارونگا۔ اور بعد میں فرمایا۔ کہ اُٹھاؤنگا۔ کیا خدا تعالیٰ کو اتنی عربی بھی نہیں آتی کہ الفاظ کو درست بولے اور آگے پیچھے کر کے فقرہ کو غلط نہ کرے پس خدا تعالیٰ نے جس طرح فرمایا ہے۔ اسی طرح درست اور صحیح ہے۔ جیسا اس نے فرمایا کہ پہلے مارونگا۔ اور بعد میں اٹھاؤنگا تو اس کے یہی درست معنی ہیں۔ کہ پہلے حضرت مسیح کو وفات ہوگی اور پھر انکی روح اُٹھائی جائے گی۔ نہ کہ وفات سے پہلے ہی زندہ اُٹھائے جائینگے ✦

یہ بات ہر ایک عقل کی عورت سمجھ سکتی ہے کہ خدا نے جس بات کو پہلے رکھا۔ وہی پہلے ہونی چاہیئے اور جس کو بعد میں رکھا وہ بعد میں ہوگی۔ اگر ایسا ہو تو خدا پر یہ الزام آتا ہے کہ اسکو (نعوذ باللہ) اتنی بھی سمجھ نہیں کہ پہلے ہونیوالی بات کو پہلے بیان کرے۔ اور بعد میں ہونیوالی کو بعد میں۔ لیکن مولوی لوگ خدا کی عربی کی اصلاح کرتے ہیں کہ اصل میں اس طرح ہے کہ رافعک پہلے ہے۔ اور متوفیک بعد میں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ پر بہت بڑا الزام ہے۔ اور جو اللہ پر کوئی الزام لگاتا ہے۔ وہ بڑا ملزم اور سخت سزا کا مستحق ہے۔ پس یہ کتنی آسان بات ہے جب یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ وفات پا گئے ہیں۔ تو یہ بات بھی صاف ہو گئی۔ کہ جو عیسیٰ آنے والے ہیں وہ اسی اُمت سے آئینگے۔ اور وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں جنھوں نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے ✦

حضرت مسیح موعود کی صداقت کا آسان ثبوت

اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ سچا ہے یا نہیں۔ اس کے لئے بھی آسان طریق ہے۔ مثلاً ایک لڑکا تمھیں آکر کہے کہ میں تمہارا بیٹا ہوں۔ لیکن اگر وہ واقع میں تمہارا بیٹا نہ ہو۔ تو کبھی ایسا نہیں ہوا کہ تم اسے اُس لئے کپڑے بنوا دو۔ کپڑے سلوا دو۔ اور خاطر مدارات کرو۔ کہ وہ تمہارا بیٹا بنگیا ہے۔ تم تو اسے فوراً گھر سے نکلوا دوگی۔ بعض لوگ جو اس طرح کرتے ہیں۔ انہیں سزا ملتی ہے پھر اسی طرح اگر کوئی جھوٹا تحصیلدار یا جھوٹا چنگی کا افسر یا جھوٹا پولیس کا سپاہی بنجائے۔ تو گورنمنٹ پکڑ کر اسے سزا دیتی ہے اور یہ ایسی بات ہے جسکو ہر ایک سمجھتا ہے۔ اسی طرح دیکھنا چاہیئے کہ ایک شخص ہے وہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے میں دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ میں مصلح ہوں۔ میں مسیح ہوں۔ میں مہدی ہوں۔ اور ایسا شخص تیس سال تک زندہ رہتا ہے۔ چار لاکھ کی جماعت اسکے ساتھ ہو جاتی ہے اسے ہر میدان میں فتح حاصل ہوتی ہے۔ اسکے دشمن اور مخالف ذلیل اور رسوا ہوتے ہیں۔ اور وہ دن بدن ترقی کرتا اور عزت حاصل کرتا جاتا ہے۔ اب بتاؤ۔ اس کو سچا سمجھیں یا کونسے عقل کی

ضرورت ہے۔ ہر ایک انسان آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اگر وہ جھوٹا ہوتا تو خدا تعالیٰ ضرور اس کو سزا دیتا۔ ورنہ یہ کہنا پڑے گا کہ (نعوذ باللہ) اب خدا بوڑھا ہوگیا ہے اور اسکی طاقتیں زائل ہوگئی ہیں۔ اس لئے کسی کو سزا نہیں دے سکتا۔ لیکن ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے تو ایک ایسی صاف اور آسان بات ہے جسکو جاہل سے جاہل عورت بھی سمجھ سکتی ہے کہ حضرت مسیح موعود اپنا ایک وجود لیکر آئے تھے۔ مگر باوجود اسکے کہ ساری دنیا مخالف ہوگئی اپنے اور پرائوں نے گدی نشینوں اور پیروں نے انگریزی خانوں اور عربی دانوں نے مخالفت میں آواز اٹھائی۔ لیکن آپ سب پر غالب آئے۔ اور کئی لاکھ آدمیوں کو چھین کرلے گئے۔ اسلئے اگر مرزا جھوٹا ہے تو خدا بھی ثابت نہیں ہوسکتا کیونکہ اس نے اسکو کچھ نہیں کہا۔ یا یہ ماننا پڑیگا کہ اب خدا میں کسی کو سزا دینے کی طاقت ہی نہیں رہی۔ پہلے اس نے نمرود۔ شداد۔ فرعون وغیرہ کو سزا دی اور آج سے تیرہ سو سال پہلے بھی سزا دیتا تھا۔ لیکن اب خواہ کوئی کچھ کرے وہ سزا نہیں دے سکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کی ذات پر بہت بڑا الزام ہے پس سچی بات یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل ۰ لاخذنا منہ بالیمین ۰ ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احدٍ عنہ حاجزین ۔ اگر یہ جھوٹا دعویٰ کرتا۔ تو ہم اسے پکڑ کر ہلاک کردیتے اور اسکی رگ جان کاٹ دیتے۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل خدا تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ جب یہ دلیل آنحضرت کی صداقت کی ہے تو یہی حضرت مسیح موعود کی صداقت کی کیوں نہیں ہوسکتی۔ اس بات کے سمجھنے کے لئے بھی کسی بڑے علم کی ضرورت نہیں۔ آسان اور واضح بات ہے +

الہام اسی طرح بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ پہلے تو اپنے مقرب لوگوں کو الہام کیا کرتا تھا۔ لیکن اب نہیں کرتا۔ اس بات کا جواب بھی بہت آسان ہے کہ کیا وہ [illegible] پہلے بولا کرتا تھا۔ اب (نعوذ باللہ) گونگا ہوگیا ہے۔ یا اسکی [illegible] وجہ سے بولنے کی طاقت سلب ہوگئی ہے۔ نہیں تو [illegible] ہے کہ جس طرح وہ پہلے [illegible] سنتا تھا۔ اسی طرح اب [illegible] ۔ اور جس طرح پہلے دیکھتا تھا۔ اسی طرح اب بھی [illegible] بولتا تھا اور اب نہیں بولتا۔ تو کوئی کہہ سکتا [illegible] تھا اب نہیں دیکھتا۔ خدا پہلے سنتا تھا لیکن اب نہیں سنتا۔ حتیٰ کہ خدا پہلے زندہ تھا۔ لیکن اب زندہ بھی نہیں ہے۔ کیا یہ باتیں ماننے کے قابل ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ جس طرح خدا تعالےٰ پہلے اپنے بندوں سے بولتا۔ اور کلام کرتا تھا۔ اسی طرح اب بھی کرتا ہے +

کامیابی کا ذریعہ

قرآن شریف بڑی سیدھی اور آسان باتیں بیان کرتا ہے تم خود دین سیکھو اسپر عمل کرو۔ اور اوروں کو سکھاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون اے لوگو تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو۔ جو لوگوں کو خیر کیطرف بلائے اور معروف کے ساتھ حکم دے۔ اور منکر سے منع کرے اور یہ وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہوجائینگے۔ یعنی ایسی جماعت اپنے ہر مقصد میں کامیاب ہوگی +

اب بتلاؤ کون نہیں چاہتا۔ کہ میں کامیاب ہو جاؤں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم دین کی اشاعت اور تبلیغ کروگی تو میں تمھیں کامیاب کروں گا۔ لوگ مال کی تلاش میں عمریں گنوا دیتے ہیں۔ لیکن بالآخر وہ بھی کام نہیں آتا۔ دوست اور رشتہ داروں کے لئے جان تک قربان کردیجاتی ہے لیکن اکثر وہ بھی کوئی مدد نہیں کرسکتے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں کئی تکلیفیں آتی ہیں۔ باپ۔ بھائی۔ بیٹے۔ خاوند پر مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور اس طرح تمھیں کئی دکھ اٹھانے پڑتے ہیں لیکن جو اللہ کے لئے ہو جاتا ہے اللہ اس کا ہو جاتا ہے اور اس پر جو مصیبت آتی ہے۔ اول تو اسے خدا ٹال دیتا ہی اور اگر وہ اٹل ہو۔ تو اس کا نعم البدل عطا کر دیتا ہے پس ایسی عورتوں کو دین بھی ملجاتا ہے۔ اور دنیا بھی۔ کیونکہ جس طرح جو بادشاہ کا دوست ہوجائے اسے کوئی دکھ نہیں پہنچا سکتا۔ اسی طرح جس کا تعلق خدا تعالےٰ سے ہو جائے۔ اسکو بھی کوئی تکلیف نہیں دے سکتا۔ خواہ اسے کھانے کو کچھ بھی نہ ملے۔ تو بھی ساری دنیا کے بادشاہ ملکر اس کا بال بیکا نہیں کرسکتے۔ ایک فقیر کی نسبت لکھا ہے کہ بادشاہ نے کہا کہ اس سفر سے واپس آکر اسے قتل کرونگا۔ جب وہ لوٹ کر آرہا تھا۔ تو اس فقیر کے مریدوں نے فقیر کو کہا۔ کہ اب تو بادشاہ قریب آگیا ہے۔ اس نے کہا ہنوز دلی دور است یہاں تک کہ وہ شہر میں داخل ہوگیا۔ تو بھی اس نے یہی کہا۔ آخر وہ آتے آتے ایک دیوار کے گرنے سے نیچے آدب کر مرگیا۔ اور اس فقیر کو اللہ نے بچا لیا۔ تو جو کوئی خدا کے لئے ہو جائے۔ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک سوداگر نے ایک قاضی کے پاس کچھ رقم امانت رکھوائی کچھ عرصہ بعد جو آکر مانگی تو قاضی نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں نے تم سے کچھ رکھنے کے لئے نہیں لیا تھا۔ سوداگر نے بادشاہ کے حضور جاکر عرض کی۔ بادشاہ نے سوچا کہ اگر میں قاضی کو یہاں بلواتا ہوں تو وہ روپیہ دینے سے انکار کردے گا۔ اور چونکہ اس کے پاس روپیہ امانت رکھنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے اس لئے روپیہ وصول نہیں ہوسکے گا۔ اس نے کہا۔ کل جب میں سیر کے لئے نکلوں گا۔ تو تم فلاں جگہ کھڑے رہنا۔ میں آکر تم سے ملونگا اور باتیں کروں گا۔ دوسرے دن اس نے اسی طرح کیا۔ اور بادشاہ نے تمام ہمراہیوں کے سامنے جن میں قاضی بھی تھا۔ اس سے باتیں کیں۔ جب وہ باتیں کرکے چلا گیا۔ تو قاضی نے اس کو بلاکر کہا۔ میاں تم کچھ روپوں کا ذکر کرتے تھے۔ کیسے روپے تھے کچھ اتا پتا بتاؤ۔ تاکہ مجھے یاد آئیں۔ اس نے وہی باتیں جو پہلے بتائی تھیں۔ بیان کردیں۔ قاضی نے روپیہ نکال کر اسے دیدیا اور کہا کہ تم نے مجھے یہ پہلے کیوں نہ بتایا ورنہ اسوقت دیدیتا باتیں تو اس نے پہلے بھی یہی بتائی تھیں لیکن اب چونکہ قاضی کو یہ معلوم ہوگیا تھا۔ کہ اس کا بادشاہ سے تعلق ہے اسلئے اس نے روپے نکالکر دیدیئے۔ تو جب دنیاوی بادشاہوں کے ساتھ جس کا تعلق ہو۔ اسے کوئی دکھ نہیں دے سکتا۔ تو جس کا خدا تعالےٰ سے تعلق ہوگا۔ اسے دکھ دینے کی کس میں طاقت ہے پس تم یہ کوشش کرو کہ خدا تمہارا ہو جائے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی دین سیکھے اور دوسروں کو سکھائے میں اس کا ہو جاتا ہوں۔ تم یاد رکھو کہ دنیا کی تمام مصیبتوں سے بچنے اور کامیابیوں کے حاصل کرنے کا یہی ایک گر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اسکی توفیق دے ۔ آمین

تقریر کے بعد بیعت ہوئی +

ناظرین الفضل خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر خریداری کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں۔ کیونکہ بغیر نمبر کے نام کی تلاش میں نہایت دقت پیش آتی ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (مینیجر)

صوفی غلام محمد صاحب کی چٹھیاں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں

خلاصہ خط ۱

(مورخہ ۲۱ جون)

سیدی و مطاعی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے حضور کو کولمبو سے تار دی تھی کہ میں ۲۷ مئی کو روانہ ہونگا۔ مگر روانگی میں التوا پڑ گیا۔ ۶ جون کی شام کو میں کولمبو سے روانہ ہوا۔ فضل الٰہی تھا کہ سفر سمندر میں مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچی نہ قے آئی اور نہ سر چکرایا اور حضور کے ارشاد کے مطابق جہاز میں تبلیغ کا موقع بھی ملا۔ مسلمان ٹیلر کو سلسلہ کی تبلیغ کی گئی اور اس کے ساتھ ایک اور مسلمان بھی بیٹھا تھا۔ سواس ٹیلر نے یہ تو تسلیم کیا کہ وفات عیسیٰ علیہ السلام تو واقعی ہونی چاہیئے۔ پاس کے مسلمان نے کہا اگر مر جاتے تو ان کی قبر ہوتی تو اس نے اس کا جواب دیا کہ یروشلم میں اس کی قبر ہے اور اس نے کہا کیا تم موسیٰ کی قبر بتا سکتے ہو جس کی قبر کا علم نہ ہو وہ زندہ ہوتا ہے۔ اور انگلستان کے ایک انگریز سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ اس نے کہا تم خدا کو مانتے ہو۔ میں نے کہا میں خدا کو ایک مانتا ہوں عیسائیوں کی طرح تین نہیں مانتا۔ اور یہ ایک عجیب حساب ہے۔ جو میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایک تین اور تین ایک کے برابر ہو سکتے ہیں اس نے کہا میں تو ایک خدا مانتا ہوں۔ نہ میں رومن کیتھلک ہوں اور نہ پروٹسٹنٹ اور اس نے میرے ساتھ دنیا کے خاتمہ اور بہشت اور دوزخ پر بحث کی اور تشفی پائی۔ اور ایک ماریشین عیسائی سے بات چیت ہوئی۔ اور وہ اس جہاز کے کنارے کا کلرک ہے۔ وہ بھی تثلیث کو خیرباد کہہ چکا ہے اور توحید کو مانتا ہے۔ اور اناجیل اربعہ کی نسبت اس کا یہ خیال ہے کہ یہ بچوں کی تعلیم کے لئے ہیں۔ عقلمندوں کے لئے اس سے اعلےٰ کتاب چاہیئے۔ وہ نیو چرچ کا ممبر ہے۔ ۱۵ر جون کے دس بجے صبح کو مع الخیر میں ماریشس پہنچا۔ مسٹر نوریا واستقبال کے لئے کشتی میں تھا۔ اور اترتے ہی اسی دن حضور کے ارشاد کے موافق حضور کو سلامتی سے پہنچنے کی تار دی گئی تھی۔ امید ہے پہنچ چکی ہوگی۔ میری آمد پر غیر احمدیوں میں کھلبلی پڑ گئی ہے ۱۶ر جون کو ایک روزانہ فرنچ پرچہ میں یہ شائع کیا گیا کہ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ان کو واپس کرے۔ اور ۲۰ر جون کو شہر میں غیر احمدیوں نے جلسہ کر کے پانچ ہزار روپیہ جمع کیا کہ ہند سے دو مولوی بلائے جاویں۔ روز ہل میں کھلے طور سے سلسلہ کی تبلیغ کی گئی۔ فنکس میں سلسلہ پر دو تقریریں کیں۔ بہت سے لوگ شوق اور توجہ سے سنتے ہیں۔ بلکہ چند تو سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور چند عنقریب ہو جائینگے۔ اللہ کے فضل سے کل انجمن احمدیہ ماریشس قائم کی گئی تمام احمدی حضور کو خلیفۃ المسیح مانتے ہیں۔ اور منکران خلافت کی طرف کوئی بھی نہیں اور سب نے ماہانہ چندہ لکھوا دیا۔ انشاء اللہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھیجا جایا کریگا۔ مخالفین مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔ انکو میرا آنا بہت ناگوار گذرا ہے حضور سے امید قوی ہے۔ کہ حضور ہم دور افتادہ عاجزوں کے لئے دعائیں فرماتے رہینگے اللہ کے فضل و کرم سے بہت امید ہے کہ وہ سلسلہ حقہ کو اس جزیرہ میں پھیلا دیگا انشاء اللہ روز ہل میں انشاء اللہ آج درس قرآن شریف شروع کیا جاویگا۔ تمام احمدیان ماریشس کی طرف سے حضور کو اسلام علیکم اور دعا کی درخواست

والسلام ✤ (حضور کا غلام، غلام محمد)

خلاصہ خط ۲

(۲۳ جون)

سیدی و مطاعی السلام علیکم میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہوں۔ حضور کے ارشاد کے موافق فرانسیسی شروع کر دی ہے۔ اور روز ہل میں ماسٹر نوریا کے مکان پر درس قرآن کریم شروع کر دیا ہے۔ سمجھدار لوگ رکنے سے نہیں رکے بلکہ وہ اور زیادہ شوق کے ساتھ ہماری باتیں سننے کیلئے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا محض فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمارے مخالفوں سے ہماری شہرت کرا دی ہے اور تمام جزیرہ میں میری آمد کی خبر کر دی ہے۔ عقلمند آدمی ہماری باتیں سنکر مولویوں سے بیزار ہوتے جاتے ہیں۔ اور جتنا بند کیا جاتا ہے کہ جو کوئی ان سے بات کریگا وہ بھی کافر ہو جائیگا اتنے ہی زیادہ لوگ ہماری طرف آتے ہیں اور ہمارا قرآن سنتے ہیں۔ سورۃ فاتحہ کی تفسیر کی گئی اور اللہ تعالےٰ کی صفات کھول کر بتائی گئی۔ اور قرآن کریم کی فضیلت بتائی گئی کہ دنیا کی مقدس کتب میں صرف قرآن کریم کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام رذائل سے منزہ بتایا ہے۔ اور باقی کتب کما حقہ اللہ تعالےٰ کی صفات اور اسماء حسنیٰ پر کافی روشنی نہیں ڈال سکیں۔ چونکہ وہ مختص القوم اور مختص الزمان ہونیکی وجہ سے ناقص رہیں اور اس لئے وہ خدا تعالےٰ کو ناقص طور پر پیش کرتی ہیں۔ پھر انسان اور خدا کے درمیان کیا تعلق ہونا چاہیئے یہ خوب بیان کیا اور کلام الٰہی اور انبیاء کرام کی بعثت کی ضرورت کو کھول کر بیان کیا۔ اور سورۃ فاتحہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنا اور امت محمدیہ کا یہودی بننا اور ضالین میں بعض کا شامل ہونا وغیرہ وضاحت کے ساتھ پیش کیا اور یہ بھی سمجھا دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ قرآن بار بار اس کی شہادت دیتا ہے اور وفات یافتہ دنیا میں نہیں آ سکتے۔ اس لئے آنیوالا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے آئیگا۔ جیسا کہ سورہ نور میں منکم اور بخاری کے منکم سے ظاہر ہے۔ اور حضور نے موسیٰ کے ساتھ ابن مریم کا اور حلیہ بتایا اور دجال کے ذکر کے ساتھ مسیح کا اور حلیہ بتایا اور اس سے کھول کر بتا دیا کہ آنیوالا مسیح اور ہے۔ اور میں نے خود آنیوالے مسیح کو دیکھا ہے کہ اس کا گندمی رنگ اور سیدھے بال تھے۔ ہم نے تو صاف فیصلہ ان کے سامنے رکھدیا ہے کہ قرآن کریم سے دکھا دیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں ہم مان لینگے یا ہم دکھا دیتے ہیں کہ وہ مر گئے ہیں وہ مان لیں ✤

تمام احمدیوں کی طرف سے السلام علیکم۔ حضور جماعت احمدیہ کولمبو اور ماریشس کے لئے ضرور دعا فرماتے رہیں۔ یہاں خوب سردی پڑتی ہے گن پکنے کو ہے ✤

(والسلام غلام محمد)

نقشہ اوقات سحری و افطار

ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۳ھ

مطابق ریلوے ٹائم

تاریخ ہائے ہجری	و عیسوی	انتہائی وقت سحری			غروب آفتاب		
		گھنٹہ	منٹ	سیکنڈ	گھنٹہ	منٹ	سیکنڈ
یکم رمضان ۱۳۳۳ھ	۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء	۳	۵۷	۳۰	۷	۳۸	۴
۲ "	۱۶ "	۳	۵۸	۱۸	۷	۳۷	۴۵
۳ "	۱۷ "	۳	۵۹	۶	۷	۳۷	۲۳
۴ "	۱۸ "	۳	۶۰	۷	۷	۳۶	۵۹
۵ "	۱۹ "	۴	۰	۴۵	۷	۳۶	۳۳
۶ "	۲۰ "	۴	۱	۳۵	۷	۳۶	۵
۷ "	۲۱ "	۴	۲	۲۷	۷	۳۵	۳۵
۸ "	۲۲ "	۴	۳	۱۹	۷	۳۵	۴
۹ "	۲۳ "	۴	۴	۱۲	۷	۳۴	۳۱
۱۰ "	۲۴ "	۴	۵	۵	۷	۳۳	۵۷
۱۱ "	۲۵ "	۴	۵	۵۹	۷	۳۲	۲۳
۱۲ "	۲۶ "	۴	۶	۵۳	۷	۳۲	۴۸
۱۳ "	۲۷ "	۴	۷	۴۸	۷	۳۲	۱۱
۱۴ "	۲۸ "	۴	۸	۴۳	۷	۳۱	۳۳
۱۵ "	۲۹ "	۴	۹	۳۸	۷	۳۰	۵۳
۱۶ "	۳۰ "	۴	۱۰	۳۳	۷	۳۰	۱۱
۱۷ "	۳۱ "	۴	۱۱	۳۸	۷	۲۹	۲۸
۱۸ "	یکم اگست ۱۹۱۵ء	۴	۱۲	۲۴	۷	۲۸	۴۴
۱۹ "	۲ "	۴	۱۳	۲۱	۷	۲۷	۵۸
۲۰ "	۳ "	۴	۱۴	۱۸	۷	۲۷	۱۱
۲۱ "	۴ "	۴	۱۵	۱۴	۷	۲۶	۲۴
۲۲ "	۵ "	۴	۱۶	۱۰	۷	۲۵	۲۵
۲۳ "	۶ "	۴	۱۷	۶	۷	۲۴	۴۴
۲۴ "	۷ "	۴	۱۸	۲	۷	۲۳	۵۲
۲۵ "	۸ "	۴	۱۸	۵۸	۷	۲۲	۵۸
۲۶ "	۹ "	۴	۱۹	۵۴	۷	۲۲	۴
۲۷ "	۱۰ "	۴	۲۰	۵۰	۷	۲۱	۹
۲۸ "	۱۱ "	۴	۲۱	۴۶	۷	۲۰	۱۲
۲۹ "	۱۲ "	۴	۲۲	۴۲	۷	۱۹	۱۵

کُونُوا قِرَدَۃً خَاسِئِین

کا ایک نظارہ

خدا تعالےٰ کے راستبازوں کو جھٹلانے اور ستانے پر جو کوئی مورد عتاب الٰہی ہوتا ہے اسکی زندگی کے عبرت خیز واقعات مختلف رنگوں میں بارہا اس سنت اللہ کی تصدیق کرتے رہتے ہیں کہ ایمان الٰہی کے بمانند تش مخالف کبھی سرسبز نہیں ہوا کرتے یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ جو سلوک کیا زمانہ جانتا ہے پھر اسکی سزا جو ملی اور تا قیامت ملتی رہیگی وہ بھی دنیا پر روشن ہے کہ ذلت و مسکنت ان پر تھوپ دیگئی۔ خدا کی اس وسیع زمین پر کوئی چھوٹی سی چھوٹی ریاست و حکومت انکے قبضہ میں نہیں چپہ بھر علاقہ کے بھی مالک و مختار نہیں بندروں کیطرح ہر جگہ دھتکارے جاتے اور مارے مارے پھرتے ہیں۔ چنانچہ آج بھی جبکہ اس برگزیدہ کی آمد ثانی کا زمانہ ہے ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کی بات بڑے زور سے پوری ہو رہی ہے۔ جیسا کہ جنگ کی تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ کے صوبجات بالٹک میں یہودی دشمن کی جاسوسی کرتے اور وہی نقل و حرکت افواج کی اطلاعات ادھر سے ادھر غنیم کو پہنچاتے تھے اس پر گورنمنٹ روس نے حکم صادر کیا کہ انہیں وہاں سے دیس نکالا دیدیا جائے بیس ہزار یہودی تو صرف ایک چھوٹے قلعہ سے خارج کئے گئے ہیں۔ اور دار سا ریلوے سٹیشن پر ممانعت ہو گئی ہے کہ انہیں ریل کا ٹکٹ نہ دیا جائے تا کہ ادھر جاسوسی کرنے پائیں۔ مقام خوف و عبرت ہے ✦

فہرست نومبائعین

ہمشیرہ عبدالحق صاحب۔ وڈالہ بانگر	غلام محمد۔ سید والہ
اہلیہ مولاداد گنڈالیاں	محمد صاحب۔ "
" کرم داد۔ "	چراغ دین "
ہمشیرہ منشی محمد حسین صاحب ضلع زد ستنگ	امام بخش لوہار۔ کانپور
اہلیہ منشی عبدالحق صاحب۔ ہزارہ	منشی نعمت اللہ خان۔ جالندھر
محمد لادی۔ گولہ گام کشمیر	اللہ داد۔ گجرات